

ماحولیاتی بحران اور اسلام: موسمیاتی تبدیلی کے دور میں انسان کی ذمہ داری اور امانتِ زمین

Environmental Crisis and Islam: Human Responsibility and the Trust of the Earth in the Age of Climate Change

Dr. Waleed Khan

Lecturer Institute of Arabic & Islamic Studies, Govt College Women University
Sialkot Pakistan

Email: waleedkhan764110.wk@gmail.com

Muhammad Ammar Khalid

PhD scholar NCBA & E

Email: ammarkhalid1250@gmail.com

Dr. Mahmood Ahmad

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, NCBA & E,
DHA Campus, Lahore

Received on: 08-10-2025

Accepted on: 10-11-2025

Abstract

This paper undertakes a doctoral-level examination of the Islamic ethico-legal response to the contemporary ecological crisis, situating the discourse within the Qur'anic paradigms of khilafah (vicegerency), amanah (trusteeship), and mizan (cosmic balance). Drawing upon classical exegetical literature, prophetic tradition, and the intellectual contributions of Ibn Khaldun, Shah Waliullah, Muhammad Iqbal, Abu al-A'la Mawdudi, and Yusuf al-Qaradawi, the study argues that Islam furnishes a comprehensive metaphysical and juristic framework (fiqh al-bi'ah) for environmental stewardship that both anticipates and critiques the anthropocentric assumptions underlying much of modern Western environmental philosophy. Employing a comparative and analytical methodology, the paper juxtaposes Islamic cosmology with Lynn White's thesis on the historical roots of the ecologic crisis and with secular deep-ecology paradigms, contending that the Qur'anic notion of tawhid (divine unity) resolves the dualism between anthropocentrism and biocentrism through a theocentric ethic of accountability (hisab). The paper further interrogates the gap between normative Islamic environmental ethics and the empirical praxis of Muslim-majority states amid accelerating climate change, proposing a synthesis rooted in maqasid al-shari'ah (objectives of Islamic law) as a policy-relevant framework. The study concludes that the revival of amanah-consciousness constitutes both a theological imperative and a practical necessity for climate governance in the twenty-first century.

Keywords: Islamic Environmental Ethics; Khilafah and Amanah; Climate Change; Maqasid al-Shari'ah; Fiqh al-Bi'ah.

۱۔ تمہید و مسئلہ کا تعین

موجودہ صدی میں ماحولیاتی بحران محض ایک سائنسی یا معاشی مسئلہ نہیں رہا بلکہ یہ بنیادی طور پر ایک اخلاقی اور روحانی بحران کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ عالمی درجہ حرارت میں اضافہ، برفانی تودوں کا پگھلاؤ، سمندری سطح کی بلندی اور حیاتیاتی تنوع میں کمی جیسے مظاہر انسانی تہذیب کی بقا کے لیے سنگین خطرہ بن چکے ہیں۔¹

اسلامی روایت میں اس بحران کا تجزیہ محض ایک بیرونی، مغربی مسئلے کے طور پر نہیں بلکہ انسان اور کائنات کے مابین اس رشتے کی خلاف ورزی کے طور پر کیا جاتا ہے جو قرآن کریم نے خلافت اور امانت کے تصورات کے ذریعے متعین کیا ہے۔² یہ مضمون اس بنیادی سوال کا جواب تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ اسلامی فکری روایت کس طرح ماحولیاتی بگاڑ کی مابعد الطبیعیاتی اور اخلاقی وجوہات کی نشاندہی کرتی ہے، اور کیا اسلامی تصور کائنات جدید مغربی ماحولیاتی فلسفے کے متبادل یا معاون کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔ اس ضمن میں لن وائٹ کے اس معروف مقالے سے بھی استفادہ کیا جائے گا جس میں مغربی مسیحی روایت کو ماحولیاتی بحران کی تاریخی جڑ قرار دیا گیا۔

تحقیق کا طریقہ کار تقابلی اور تجزیاتی ہے جس میں کلاسیکی اسلامی مصادر — قرآن، حدیث، اور فقہی و کلامی ادب — کو معاصر مغربی و اسلامی اسکا لرشپ کے ساتھ ہم آہنگ کر کے پڑھا گیا ہے تاکہ ایک جامع فکری ترکیب (synthesis) پیش کی جاسکے۔

۲۔ قرآنی تصور خلافت، امانت اور میزان

قرآن کریم کا بنیادی موقف یہ ہے کہ کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے اور انسان کو زمین پر خلیفہ بنا کر بھیجا گیا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً

ترجمہ: "اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔"³

مفسرین کے نزدیک لفظ خلیفہ سے مراد محض حکمرانی نہیں بلکہ ایک ایسی امانت ہے جس کا حساب روزِ قیامت دیا جائے گا۔ مولانا مودودی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ خلافت کا تصور انسان کو کائنات کا مالک نہیں بلکہ اللہ کا نائب اور امین قرار دیتا ہے، اور نیابت کی یہ حیثیت انسان کو فطرت پر بے لگام تصرف کا حق نہیں دیتی۔⁴

اسی طرح سورۃ الاحزاب میں امانت کے تصور کو زمین و آسمان اور پہاڑوں کے مقابلے میں انسان کی خصوصی ذمہ داری کے طور پر بیان کیا گیا ہے:

"إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ"۔ 5

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ ماحولیاتی وسائل کا استعمال ایک اخلاقی امانت ہے نہ کہ مطلق ملکیت، اور امانت میں خیانت — جس میں فطری وسائل کا بے دریغ استحصال بھی شامل ہے — قرآنی رو سے ایک سنگین اخلاقی جرم ہے۔

میزان یعنی توازن کا تصور بھی قرآنی کائناتیات کا مرکزی ستون ہے۔ سورۃ الرحمن میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ

ترجمہ: "اور آسمان کو اس نے بلند کیا اور میزان قائم کی۔" 6

مفتی محمد شفیع کے نزدیک یہ میزان محض طبعی توازن نہیں بلکہ اخلاقی، عمرانی اور کائناتی توازن کا استعارہ ہے جس کی خلاف ورزی — چاہے وہ معاشی استحصال ہو یا ماحولیاتی تخریب — نظام کائنات میں خلل کا باعث بنتی ہے۔ عصری اصطلاح میں اسے ماحولیاتی توازن (ecological equilibrium) سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

س۔ فساد فی الارض: قرآنی تنقید اور تفسیری تناظر

قرآن کریم میں انسانی افعال کے نتیجے میں رونما ہونے والے ماحولیاتی بگاڑ کی طرف واضح اشارہ سورۃ الروم کی اس آیت میں ملتا ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ

ترجمہ: "خشکی اور تری میں فساد پھیل گیا ہے لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی کے سبب۔" 7

سید قطب اپنی تفسیر میں اس آیت کو انسان کے فطرت سے بگڑتے ہوئے رشتے کی ایک واضح پیش گوئی قرار دیتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ فساد کا سبب انسانی ہاتھوں کی کمائی، یعنی خود انسان کا طرزِ عمل ہے نہ کہ کوئی خارجی یا قدرتی آفت۔ یہ تفسیری موقف موسمیاتی تبدیلی کے عصری تناظر میں غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ سائنسی شواہد بھی موسمیاتی بگاڑ کو بالواسطہ طور پر انسانی سرگرمیوں ہی سے منسوب کرتے ہیں۔ 8

علاوہ ازیں سورۃ الاعراف میں اصلاحِ ارضی کے بعد فساد سے صریح ممانعت کی گئی ہے:

"وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا"۔ 9

اس آیت میں لفظ "اصلاح" یعنی زمین کی اصلاح کے بعد فساد کی ممانعت سے یہ اصول اخذ ہوتا ہے کہ فطری نظام بذاتِ خود ایک صالح اور متوازن نظام ہے جسے انسانی مداخلت نے بگاڑا ہے، اور اصلاح کی بجالی ہی انسان کی اصل ذمہ داری ہے۔

۴۔ احادیثِ نبوی ﷺ میں ماحولیات اور وسائلِ فطرت کا تحفظ

احادیثِ مبارکہ میں فطرت کے تحفظ، شجرکاری اور وسائلِ آب کے تحفظ سے متعلق متعدد واضح ہدایات موجود ہیں۔ صحیح بخاری کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أَكَلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ

ترجمہ: "جو مسلمان بھی کوئی پودا لگاتا ہے اور اس میں سے جو کچھ کھایا جاتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔" 10

اس حدیث میں شجرکاری کو محض ایک زرعی عمل نہیں بلکہ ایک مسلسل صدقہ جاریہ قرار دیا گیا ہے، جو ماحولیاتی تحفظ کو عبادت کے درجے تک بلند کر دیتا ہے۔

پانی کے استعمال میں اعتدال سے متعلق سنن ابن ماجہ کی روایت بھی قابلِ ذکر ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں بھی فضول خرچی سے منع فرمایا، خواہ وضو بہتے دریا کے کنارے ہی کیوں نہ کیا جا رہا ہو۔ 11

یہ تعلیمِ آبی وسائل کے پائیدار استعمال کے جدید تصور (sustainable water management) سے حیرت انگیز مطابقت رکھتی ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ اسلامی شریعت میں اعتدال اور عدم اسراف بنیادی اصولوں میں شامل ہیں۔

۵۔ کلاسیکی مسلم مفکرین کا فکری تناظر: ابن خلدون اور شاہ ولی اللہ

ابن خلدون نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف المقدمہ میں عمرانِ انسانی اور جغرافیائی و ماحولیاتی عوامل کے مابین گہرے ربط کی نشاندہی کی ہے۔ ان کے نزدیک عصبيت، تہذیب کا عروج و زوال، اور معاشی نظام سب کچھ ماحولیاتی حالات — آب و ہوا، زرخیزی زمین اور وسائل کی فراوانی — سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ 12 ابن خلدون کا یہ تجزیہ آج کے ماحولیاتی عمرانیات (environmental sociology) کے اصولوں سے قریب تر معلوم ہوتا ہے، جس میں تہذیبی زوال کو اکثر ماحولیاتی زوال کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اپنی تصنیف حجتہ اللہ البالغہ میں شریعت کے مقاصد (ارتقاات) کو انسانی تمدن کے مدارج سے جوڑا ہے اور وسائلِ رزق میں اعتدال اور عدم اسراف کو تمدنی ارتقاء کی لازمی شرط قرار دیا ہے۔ 13 ان کے نزدیک اسراف — خواہ وہ خوراک میں ہو یا وسائلِ فطرت کے استعمال میں — تمدنِ انسانی کی چوتھی اور بلند ترین منزل، یعنی "ارتفاقِ رابع"، کے حصول میں رکاوٹ ہے، جو ایک ایسے متوازن اجتماعی نظام کی تشکیل چاہتی ہے جس میں انفرادی خواہشات اجتماعی مصلحت کے تابع ہوں۔

۶۔ جدید اسلامی مفکرین: اقبال، مودودی اور قرضاوی

علامہ محمد اقبال نے اپنے فلسفیانہ کلام اور خطبات تشکیل جدید میں فطرت کو انسان کے مد مقابل ایک مسخر شے کے بجائے ایک زندہ، متحرک اور خدائی صفات کے مظہر کے طور پر پیش کیا ہے۔ اقبال کے نزدیک انسان اور کائنات کے مابین رشتہ محض استحصالی نہیں بلکہ تخلیقی اور مکالماتی (dialogical) ہے۔ 14 اقبال کا یہ تصور خودی، جس میں انسان کائنات کی تسخیر اپنی ان کی تکمیل کے لیے کرتا ہے نہ کہ اس کی بے دریغ بربادی کے لیے، جدید ماحولیاتی اخلاقیات کے لیے ایک اہم فکری بنیاد فراہم کرتا ہے۔

مولانا مودودی نے اسلامی معاشی نظام میں وسائل فطرت کو امانت الہی قرار دیتے ہوئے یہ اصول وضع کیا کہ ملکیت کا حق تصرف مطلق نہیں بلکہ اللہ کی مقرر کردہ حدود کے تابع ہے، اور فطری وسائل کی بربادی دراصل آئندہ نسلوں کے حقوق پر دست درازی کے مترادف ہے۔ 15 یہ نکتہ بین الاجیالی مساوات (intergenerational equity) کے عصری تصور سے نمایاں مماثلت رکھتا ہے جو موسمیاتی انصاف کی بحث میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

معاصر مصری فقیہ ڈاکٹر یوسف قرضاوی نے اپنی تصنیف رعایۃ البیئہ فی شریعۃ الاسلام میں ماحولیات کو مقاصد شریعت کے ذیل میں ایک مستقل فقہی باب کے طور پر پیش کیا ہے۔ 16 قرضاوی کا استدلال ہے کہ ماحولیاتی تحفظ مقاصد خمسہ — حفاظت دین، جان، نسل، عقل اور مال — کی تکمیل کے لیے ایک لازمی وسیلہ ہے، کیونکہ ان تمام مقاصد کا حصول ایک صحت مند اور متوازن ماحولیاتی نظام کے بغیر ممکن نہیں۔ اسی بنیاد پر معاصر اسلامی فقہانے "فقہ البیئہ" یعنی ماحولیاتی فقہ کی ایک نئی شاخ تشکیل دی ہے۔ 17

۷۔ تقابلی جائزہ: اسلامی و مغربی ماحولیاتی اخلاقیات

مغربی ماحولیاتی فلسفے میں بنیادی طور پر دو متضاد رجحانات پائے جاتے ہیں: انسان مرکز اخلاقیات (anthropocentrism) جو فطرت کو محض انسانی مفاد کے تابع سمجھتی ہے، اور حیات مرکز یا گہری ماحولیات (deep ecology) جو فطرت کو بذات خود ایک اخلاقی وقعت کا حامل قرار دیتی ہے۔ 18 سید حسین نصر کا استدلال ہے کہ یہ دونوں رجحانات دراصل مغربی سیکولر مابعد الطبیعیات کے اس بنیادی نقص کا نتیجہ ہیں جس نے کائنات کو مقدس ہستی سے الگ کر کے محض ایک میکانیکی مشین میں تبدیل کر دیا۔ 19

اسلامی تصور توحید اس دوہرے تضاد کو ایک تیسری راہ کے ذریعے حل کرتا ہے: نہ فطرت مطلقاً انسان کے تابع ہے اور نہ فطرت بذات خود الوہیت کی حامل، بلکہ دونوں — انسان اور فطرت — ایک ہی خالق کی مخلوق اور اس کے سامنے جو ابدہ ہیں۔ اس تصور کو ہم "توحید مرکز اخلاقیات" (theocentric ethics) کا نام دے سکتے ہیں، جو انسان کو ذمہ دار بناتی ہے بغیر اسے فطرت کے مقابلے میں مطلق خود مختار

قراردیے۔ فضل الرحمن نے بھی اپنی تحریروں میں اس بات پر زور دیا کہ قرآنی کائناتیات میں انسان اور فطرت کے مابین رشتہ تسخیر کا نہیں بلکہ ذمہ داری اور حساب کا ہے۔ 20

جدول نمبر ۱: اسلامی اور مغربی ماحولیاتی اخلاقیات کا تقابلی جائزہ

پہلو	اسلامی نقطہ نظر	مغربی نقطہ نظر
فطرت کی حیثیت	اللہ کی مخلوق و امانت	وسیلہ (انسان مرکز) یا خود مختار ہستی (گہری ماحولیات)
انسان کا مقام	خلیفہ اور امین، جو ابدہ	حاکم یا محض ایک نوع میں سے ایک نوع
اخلاقی بنیاد	توحید، آخرت اور حساب	سیکولر افادیت یا فطری حقوق
عملی میکانزم	زکوٰۃ، وقف، حرم، فقہ بیہ	قانون سازی، کاربن ٹیکس، بین الاقوامی معاہدے
محرم قوت	عبادت اور امانت داری	قانونی جبر اور معاشی مفاد

ماخذ: محقق کا اپنا تجزیاتی خاکہ، مستفاد از مذکورہ بالا مصادر۔

۸۔ تصوراتی فریم ورک: خلافت-امانت-میزان کا باہمی ربط

درج ذیل تصوراتی خاکہ اسلامی ماحولیاتی اخلاقیات کے تین بنیادی ستونوں — خلافت، امانت اور میزان — کے باہمی ربط کو ایک وحدت میں پیش کرتا ہے۔ ان تینوں تصورات کا اجتماعی حاصل "حساب" یعنی روزِ آخرت جو ابدی ہے، جو انسانی طرزِ عمل کو مضبوط کرنے والی حتمی اخلاقی قوت ہے۔

توحید (خالق کائنات)	←	خلافت (انسان کی نیابت)	←	امانت (وسائل کی ذمہ داری)
↓				
حساب (روزِ آخرت جو ابدی ہے)	←	میزان (توازن کائنات)	←	عملی اقدام (زکوٰۃ، حرم، اعتدال)

شکل نمبر ۱: خلافت-امانت-میزان-حساب کا باہمی اور دوری تعلق، محقق کا اپنا مرتب کردہ تصوراتی خاکہ۔

۹۔ موسمیاتی تبدیلی اور عصری چیلنجز: تنقیدی تجزیہ

اگرچہ اسلامی تعلیمات میں ماحولیاتی تحفظ کا ایک جامع نظریاتی ڈھانچہ موجود ہے، تاہم عملی سطح پر مسلم اکثریتی ممالک کی ماحولیاتی کارکردگی اس نظریاتی ورثے سے مطابقت نہیں رکھتی۔ خلیجی ممالک میں فی کس کاربن اخراج عالمی اوسط سے کئی گنا زیادہ ہے، جبکہ جنوبی ایشیا کے مسلم اکثریتی ممالک موسمیاتی تبدیلی کے سب سے زیادہ متاثرہ خطوں میں شامل ہیں۔ 21

یہ تضاد اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ نظریاتی امانت داری اور عملی طرزِ حکمرانی کے مابین ایک واضح خلا موجود ہے۔ ڈاکٹر قرضاوی اور فضل الرحمن جیسے مفکرین اس خلا کو دور کرنے کے لیے مقاصدِ شریعت پر مبنی پالیسی سازی کی تجویز دیتے ہیں، جس میں ریاستی سطح پر ماحولیاتی

وقف، اسلامی گرین بانڈز اور زکوٰۃ کے فنڈز کو موسمیاتی موافقت (climate adaptation) کے منصوبوں میں استعمال کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔ 22 یہاں یہ تنقیدی نکتہ اہم ہے کہ محض نظری استدلال کافی نہیں؛ جب تک فقہی احکام کو باقاعدہ ریاستی و بین الاقوامی پالیسی میں مدون نہ کیا جائے، اسلامی ماحولیاتی اخلاقیات محض علمی گفتگو تک محدود رہے گی۔

دوسری جانب، مغربی موسمیاتی حکمرانی کے ماڈل، اگرچہ ادارہ جاتی مضبوطی رکھتے ہیں، اکثر اس اخلاقی و روحانی محرک سے محروم ہیں جو انفرادی طرزِ عمل کو تبدیل کرنے کے لیے درکار ہوتا ہے۔ یہی وہ نکتہ ہے جہاں اسلامی تصورِ امانت — بطور ایک باطنی، عبادتی محرک — عالمی موسمیاتی حکمرانی کے لیے ایک تکمیلی کردار ادا کر سکتا ہے۔

۱۰۔ ادارہ جمعی: اسلامی قانون میں فطری محفوظ علاقوں کی روایت

اسلامی فقہی روایت میں جمعی کا ادارہ ماحولیاتی تحفظ کی قدیم ترین اور سب سے مربوط قانونی صورت ہے۔ جمعی سے مراد وہ محفوظ اراضی ہے جسے چراگا ہوں، جنگلات یا آبی ذخائر کے تحفظ کے لیے مخصوص کر دیا جاتا ہے اور جہاں قدرتی وسائل کے استحصال پر پابندی عائد ہوتی ہے۔ 23 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مدینہ منورہ کے اطراف میں "جمعی التَّقِیْع" کے نام سے ایک محفوظ علاقہ مقرر فرمایا تھا جہاں چرائی اور درخت کاٹنے کی ممانعت تھی۔ 24 فضل الرحمن خالد کے نزدیک جمعی کا یہ ادارہ جدید ماحولیاتی تحفظ کے تصورِ محفوظ علاقہ جات (protected areas) کی تاریخی اساس فراہم کرتا ہے، اور اسلامی ریاستوں کے لیے اس روایت کا احیاء ایک مؤثر پالیسی وسیلہ ثابت ہو سکتا ہے۔ 25

اسی طرح "احیاء موات"، یعنی بنجر زمین کو آباد کرنے کا فقہی اصول بھی قابل ذکر ہے، جس میں فقہانے زمین کی تعمیر و آباد کاری کو ملکیت کے حصول کی شرط قرار دیا، بشرطیکہ اس میں فطری توازن کو نقصان نہ پہنچے۔ 26 ان دونوں فقہی اصولوں — جمعی اور احیاء موات — کے امتزاج سے ایک متوازن ماحولیاتی فقہی نظریہ تشکیل پاتا ہے جو تحفظ اور ترقی کے مابین اعتدال قائم رکھتا ہے۔

۱۱۔ اسلامی اعلامیہ عالمی موسمیاتی تبدیلی (2015ء) اور عصری فقہی اجتہاد

2015ء میں استنبول میں منعقدہ عالمی اسلامی موسمیاتی سمپوزیم کے موقع پر "اسلامی اعلامیہ عالمی موسمیاتی تبدیلی" جاری کیا گیا، جس پر دنیا بھر کے سرکردہ علماء و مفتیانِ کرام نے دستخط کیے۔ 27 اس اعلامیے میں مسلم اکثریتی ممالک، بالخصوص تیل پیدا کرنے والی ریاستوں، سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ فوسل ایندھن پر انحصار ختم کر کے قابل تجدید توانائی کی جانب منتقل ہوں، اور یہ کہ امت مسلمہ کا فرض ہے کہ وہ زمین کی امانت کا احساس اجتماعی سطح پر بروئے کار لائے۔

یہ اعلامیہ اس بات کی دلیل ہے کہ اجتہادی عمل کے ذریعے کلاسیکی فقہی اصولوں کو عصری موسمیاتی سائنس سے ہم آہنگ کیا جاسکتا ہے۔ ڈاکٹر محمد اظہر الدین کے مطابق یہ اعلامیہ فقہ البیدہ کی اجتماعی اجتہادی نوعیت کی ایک اہم مثال ہے، کیونکہ اس میں انفرادی فتویٰ کے بجائے اجماع علماء کے ذریعے ایک عالمی پالیسی موقف اختیار کیا گیا۔ 28 تاہم اس اعلامیے پر عملدرآمد کی شرح کمزوری اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ محض فقہی بیانات کافی نہیں جب تک انہیں ریاستی قانون سازی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

۱۲۔ اسلامی مالیاتی نظام اور گرین صکوک: عملی نمونہ جات

عصری اسلامی مالیات میں "گرین صکوک" (Green Sukuk) ایک اہم پیش رفت ہے جس میں شرعی سرمایہ کاری کے آلات کو ماحول دوست منصوبوں کی مالی معاونت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ انڈونیشیا نے 2018ء میں دنیا کا پہلا خود مختار گرین صکوک جاری کیا جس کی مالیت 1.25 ارب ڈالر تھی، جسے قابل تجدید توانائی اور موسمیاتی موافقتی منصوبوں میں لگایا گیا۔ 29 ملائیشیا کے "سٹین اینڈریسپائل انویسٹمنٹ (SRI) صکوک" فریم ورک نے بھی وقف اور زکوٰۃ کے مالیاتی اصولوں کو ماحولیاتی سرمایہ کاری سے مربوط کیا ہے۔ 30 یہ عملی نمونے اس بات کے شاہد ہیں کہ اسلامی فقہی معاملات ایک متحرک اور قابل عمل ماحولیاتی مالیاتی ڈھانچہ تشکیل دینے کی صلاحیت رکھتی ہے، بشرطیکہ ریاستی سطح پر سیاسی عزم موجود ہو۔ یہاں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ محض مالیاتی آلات کی موجودگی کافی نہیں؛ ان کے شفاف نفاذ اور احتساب کا نظام بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا خود صکوک کا اجراء۔

۱۳۔ صنفی جہت: خواتین، موسمیاتی انصاف اور اسلامی تناظر

موسمیاتی تبدیلی کے اثرات صنفی طور پر غیر متوازن ہیں؛ عالمی سطح پر موسمیاتی آفات سے متاثرہ افراد میں خواتین کی اکثریت ہوتی ہے، خصوصاً دیہی و زرعی معیشتوں میں جہاں پانی اور خوراک کی فراہمی کی ذمہ داری روایتی طور پر خواتین پر عائد ہوتی ہے۔ 31 اسلامی فقہی روایت میں اگرچہ ماحولیاتی انصاف پر صریح صنفی گفتگو محدود رہی ہے، تاہم قرآنی اصولِ عدل و مساوات — "وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَ بِالْمَعْرُوفِ" 32

سے یہ اصول اخذ کیا جاسکتا ہے کہ موسمیاتی موافقتی پالیسیوں میں خواتین کی نمائندگی اور ان کے مخصوص تجربات کو مرکزی حیثیت دی جانی چاہیے۔ معاصر اسکا لراؤمنہ و دود کے اس استدلال سے بھی رہنمائی ملتی ہے کہ قرآنی عدل کا تصور محض انفرادی حقوق تک محدود نہیں بلکہ ساختیاتی و اجتماعی انصاف کا متقاضی ہے، جس میں ماحولیاتی پالیسی سازی بھی شامل ہے۔ 33

۱۴۔ اسلامی ماحولیاتی فکر کا تاریخی ارتقاء: زمانی خاکہ

درج ذیل زمانی خاکہ اسلامی ماحولیاتی فکر کے تاریخی ارتقاء کو نمایاں کرتا ہے، جو وحی کے دور سے شروع ہو کر معاصر عالمی فقہی اجتہاد تک پھیلا ہوا ہے۔

عہد وحی (قرآن و حدیث): خلافت، امانت، میزان	۱۴ صدی: ابن خلدون کی عمرانی ماحولیات	۱۸ صدی: شاہ ولی اللہ کا ارتقائی رابع	۲۰ صدی: اقبال و مودودی کی احيائی فکر	۲۱ صدی: قرضائی، فقہ البیہ، اعلامیہ 2015ء
--	--------------------------------------	--------------------------------------	--------------------------------------	--

شکل نمبر ۲: اسلامی ماحولیاتی فکر کے تاریخی ارتقاء کا زمانی خاکہ، محقق کا اپنا مرتب کردہ خاکہ۔

۱۵۔ کیس اسٹڈی: پاکستان میں ماحولیاتی بگاڑ اور اسلامی امانتی شعور کا فقدان

پاکستان موسمیاتی تبدیلی سے سب سے زیادہ متاثرہ ممالک کی فہرست میں مسلسل شامل رہا ہے، حالانکہ عالمی کاربن اخراج میں اس کا حصہ ایک فیصد سے بھی کم ہے۔ 2022ء کے تباہ کن سیلاب، جس نے ملک کے ایک تہائی رقبے کو زیر آب کر دیا، اس عدم توازن کی واضح مثال ہے۔ 34

اس تناظر میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک اسلامی جمہوریہ، جس کے آئین میں قرآن و سنت کی بالادستی کا اعلان موجود ہے، عملی سطح پر جنگلات کی کٹائی، بے ہنگم شہری پھیلاؤ اور آبی وسائل کے بے دریغ استعمال میں کیوں ملوث ہے۔ 35 ڈاکٹر عمر فاروق کے مطابق یہ تضاد دراصل مذہبی گفتگو اور ریاستی حکمرانی کے مابین ساختیاتی خلا کا نتیجہ ہے، جہاں امانت زمین کا تصور خطبات و تحریروں تک محدود رہتا ہے اور اسے باقاعدہ قانون سازی، زمین کے استعمال کی پالیسی، یا تعلیمی نصاب کا حصہ نہیں بنایا جاتا۔ یہ کیس اسٹڈی اس امر کی توثیق کرتی ہے کہ محض نظریاتی ورثہ رکھنا کافی نہیں جب تک ادارہ جاتی عزم اور احتساب کا نظام موجود نہ ہو۔

اس کے برعکس، انڈونیشیا اور ملائیشیا کی مثالیں — جہاں گرین سکو اور SRI فریم ورک کے ذریعے اسلامی مالیاتی اصولوں کو باقاعدہ پالیسی میں ڈھالا گیا — یہ ثابت کرتی ہیں کہ سیاسی عزم کی موجودگی میں اسلامی امانتی شعور کو مؤثر ریاستی عمل میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ لہذا پاکستان اور دیگر جنوبی ایشیائی مسلم ممالک کے لیے تجویز کیا جاتا ہے کہ وہ جنوب مشرقی ایشیائی ماڈل سے استفادہ کریں اور فقہی اجتہاد کو ریاستی موسمیاتی پالیسی سازی سے براہ راست مربوط کریں۔

۱۶۔ نتائج و تجاویز

اس تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اسلام ماحولیاتی بحران کے تجزیے اور حل دونوں کے لیے ایک جامع نظریاتی و عملی فریم ورک فراہم کرتا ہے جو توحید، خلافت، امانت اور میزان کے باہم مربوط تصورات پر استوار ہے۔ یہ فریم ورک مغربی ماحولیاتی فلسفے کے انسان مرکز اور حیات مرکز رجحانات کے مابین ایک متوازن، توحید مرکز متبادل پیش کرتا ہے۔

تجویز کیا جاتا ہے کہ: اولاً، مسلم اکثریتی ممالک اپنے تعلیمی نصاب میں فقہ البیہ کو باقاعدہ شامل کریں؛ ثانیاً، زکوٰۃ و وقف کے مالیاتی نظام کو موسمیاتی موافقت کے منصوبوں سے مربوط کیا جائے؛ ثالثاً، علماء اور ماحولیاتی سائنسدانوں کے مابین بین الشعبہ جاتی مکالمہ (interdisciplinary dialogue) کو ادارہ جاتی شکل دی جائے تاکہ نظری امانت داری عملی پالیسی میں تبدیل ہو سکے۔ 36

رابعاً، جمہوریت کی روایت کو جدید قانونی زبان میں دوبارہ مدون کر کے قومی و صوبائی سطح پر محفوظ جنگلاتی و آبی علاقوں کے قیام میں استعمال کیا جائے؛ خامساً، اسلامی بینکاری اداروں کو گرین سکوک کے اجراء کی ترغیب دی جائے اور اس کے لیے مرکزی بینکوں کی سطح پر ریگولیٹری فریم ورک تشکیل دیا جائے؛ سادساً، موسمیاتی پالیسی سازی میں خواتین اور مقامی برادریوں کی نمائندگی کو یقینی بنایا جائے تاکہ قرآنی اصول عدل عملی سطح پر مؤثر ہو سکے۔ 37

بالآخر، یہ تجویز پیش کی جاتی ہے کہ او آئی سی (تنظیم برائے اسلامی تعاون) کی سطح پر ایک مستقل "فقہ البیہ کونسل" قائم کی جائے جو رکن ممالک کے لیے یکساں ماحولیاتی فقہی رہنما اصول مرتب کرے اور ان کے نفاذ کی نگرانی کرے، تاکہ اسلامی دنیا کا اجتماعی امانتی شعور ایک مربوط عالمی موقف میں ڈھل سکے۔

خلاصہ بحث

اس مضمون میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ ماحولیاتی بحران دراصل انسان اور کائنات کے مابین اس امانتی رشتے کی خلاف ورزی کا نتیجہ ہے جسے قرآن کریم نے خلافت، امانت اور میزان کے تصورات کے ذریعے متعین کیا ہے۔ کلاسیکی مفسرین و فقہاء — امام بخاری، سید قطب، شاہ ولی اللہ اور ابن خلدون — کے حوالوں سے یہ واضح کیا گیا کہ اسلامی روایت میں فطرت کا احترام محض ایک اخلاقی نصیحت نہیں بلکہ ایک باقاعدہ فقہی و عبادتی ذمہ داری ہے۔ جدید مفکرین، بالخصوص اقبال، مودودی اور قرضاوی، نے اس روایت کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرتے ہوئے فقہ البیہ کی بنیاد رکھی۔ مغربی ماحولیاتی فلسفے سے تقابل سے یہ معلوم ہوا کہ اسلامی توحید مرکز اخلاقیات انسان مرکز اور حیات مرکز رجحانات کے مابین ایک متوازن راہ فراہم کرتی ہے۔ تاہم تحقیق نے یہ تنقیدی نکتہ بھی اٹھایا کہ مسلم ممالک کی عملی

کارکردگی اس نظریاتی ورثے سے میل نہیں کھاتی، جس کے ازالے کے لیے مقاصد شریعت پر مبنی ٹھوس پالیسی سازی ناگزیر ہے۔ بالآخر یہ تحقیق اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ امانت زمین کا احیاء اکیسویں صدی کے موسمیاتی چیلنج کا لازمی اور مؤثر جواب ہے۔

حواشی و حوالہ جات

1. انٹرنیو گٹیرش، اقوام متحدہ کی موسمیاتی رپورٹ، مترجم ادارہ ماحولیات پاکستان (لاہور: قومی ادارہ برائے ماحولیات، 2023ء)، ص 12۔
2. Lynn White Jr., "The Historical Roots of Our Ecologic Crisis," Science 155, no. 3767 (1967): 1203–07.
3. القرآن الکریم، البقرہ 2:30، ترجمہ و تفسیر: مولانا اشرف علی تھانوی، بیان القرآن (کراچی: ادارہ اسلامیات، طبع جدید، 2010ء)، ص 8۔
4. سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، جلد اول (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، 1972ء)، ص 65۔
5. القرآن الکریم، الاحزاب 33:72۔
6. القرآن الکریم، الرحمن 55:7، تفسیر: مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، جلد ہشتم (کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 1980ء)، ص 234۔
7. القرآن الکریم، الروم 30:41، تفسیر: سید قطب، فی ظلال القرآن، مترجم اردو، جلد پنجم (لاہور: اسلامک پبلیکیشنز، 1998ء)، ص 412۔
8. Intergovernmental Panel on Climate Change, Climate Change 2021: The Physical Science Basis (Cambridge: Cambridge University Press, 2021), 5.
9. القرآن الکریم، الاعراف 7:56۔
10. محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب الحرث والمزارعہ، حدیث نمبر 2320، مترجم مولانا وحید الزماں (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، 2005ء)، ص 340۔
11. ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، حدیث نمبر 425، مترجم اردو (لاہور: مکتبہ اسلامیہ، 1999ء)، ص 78۔
12. عبد الرحمن ابن خلدون، المقدمہ، مترجم راغب رحمانی، جلد اول (لاہور: نگارشات پبلشرز، 1995ء)، ص 152۔
13. شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حجۃ اللہ البالغہ، مترجم مولانا عبد الرحیم اشرف، جلد دوم (کراچی: نور محمد کارخانہ تجارت کتب، 1953ء)، ص 96۔
14. محمد اقبال، تشکیل جدید الہیات اسلامیہ، مترجم سید نذیر نیازی (لاہور: ہزم اقبال، 1958ء)، ص 71۔
15. سید ابوالاعلیٰ مودودی، اسلام کا نظام حیات (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، 1969ء)، ص 210۔
16. یوسف القرضاوی، رعایۃ البیئۃ فی شریعۃ الاسلام، مترجم اردو (قاہرہ: دار الشروق، 2001ء)، ص 58۔
17. Mawil Izzi Dien, The Environmental Dimensions of Islam (Cambridge: Lutterworth Press, 2000), 45.

18. Arne Naess, "The Shallow and the Deep, Long-Range Ecology Movement," Inquiry 16, no. 1 (1973): 95–100.
 19. Seyyed Hossein Nasr, Religion and the Order of Nature (New York: Oxford University Press, 1996), 3–4.
 20. Fazlun Khalid, Signs on the Earth: Islam, Modernity and the Climate Crisis (Markfield: Kube Publishing, 2019), 112.
 21. World Bank, South Asia's Hotspots: The Impact of Temperature and Precipitation Changes on Living Standards (Washington, DC: World Bank Group, 2018), 22.
 22. محمد اظہر الدین، اسلامی مالیات اور ماحولیاتی پائیداری (اسلام آباد: بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، 2020ء)، ص 143۔
 23. محمد ابراہیم عبد السلام، الفقہ الاسلامی وفتاویٰ البیہ، مترجم اردو (اسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، 2015ء)، ص 77۔
 24. ابو داؤد، سنن ابی داؤد، کتاب الخراج والامارۃ والفتی، حدیث نمبر 3083، مترجم اردو (لاہور: مکتبہ اسلامیہ، 2001ء)، ص 512۔
 25. Fazlun Khalid, Signs on the Earth: Islam, Modernity and the Climate Crisis (Markfield: Kube Publishing, 2019), 138.
 26. وہبہ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، جلد ششم، مترجم اردو (لاہور: مکتبہ رحمانیہ، 2007ء)، ص 489۔
 27. Islamic Foundation for Ecology and Environmental Sciences, Islamic Declaration on Global Climate Change (Istanbul: IFEEES, 2015), 2.
 28. محمد اظہر الدین، اسلامی مالیات اور ماحولیاتی پائیداری (اسلام آباد: بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، 2020ء)، ص 168۔
 29. World Bank, Indonesia Green Sukuk: Green Bond and Green Sukuk Framework Report (Washington, DC: World Bank Group, 2019), 9.
 30. محمد اظہر الدین، اسلامی مالیات اور ماحولیاتی پائیداری (اسلام آباد: بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، 2020ء)، ص 201۔
 31. UN Women, Gender, Climate Change and Food Security (New York: UN Women, 2016), 4.
 32. القرآن الکریم، البقرہ 228:2۔
 33. Amina Wadud, Inside the Gender Jihad: Women's Reform in Islam (Oxford: Oneworld Publications, 2006), 191.
 34. Government of Pakistan, Pakistan Floods 2022: Post-Disaster Needs Assessment (Islamabad: Ministry of Planning, Development and Special Initiatives, 2022), 14.
 35. عمر فاروق، ماحولیاتی بحران اور ریاستی پالیسی: ایک تنقیدی جائزہ (لاہور: قائد اعظم یونیورسٹی پریس، 2021ء)، ص 92۔
 36. فضل الرحمن ملک، اسلام اور ماحولیاتی انصاف (لاہور: ادارہ تحقیقات اسلامی، 2019ء)، ص 187۔
 37. محمد ابراہیم عبد السلام، الفقہ الاسلامی وفتاویٰ البیہ، مترجم اردو (اسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، 2015ء)، ص 134۔
-